بسم الله الرحمن الرحيم

چمچوں سے کہہ دو

لوٹوں سے کہہ دو

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

☆......نام کتاب : چمچوں سے کہہ دو، لوٹوں سے کہہ دو

☆......شاعر : محمد اصغر میر پُوری

☆......اشاعت اوّل : مئی 2012ء

☆......کمپیوٹر کمپوزنگ : عرفان ذاکر۔ حسن کمپیوٹرز
12۔ عثمان اینڈ سلیمان سنٹر چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر
☎:0334-4725703
Email:irfan26121972@gmail.com

☆......پرنٹنگ :

ہنسی علاجِ غم ہے

زندگی میں مزاح کی وہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی، کیونکہ نمک کے بغیر کھانا بدمزہ اور مزاح کے بغیر زندگی بے کیف ہوتی ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اُردو ادب میں مزاح آٹے میں نمک کے برابر ہے اور اُردو ادب میں جو مزاح لکھا جارہا ہے وہ بھی طنز کی چھتری کے سائے میں لکھا جارہا ہے۔ خالص مزاح ڈھونڈنے سے نہیں ملتا۔ پطرس بخاری، فرحت اللہ بیگ، رشید احمد صدیقی، کرنل محمد خان، شفیق الرحمٰن، مشتاق احمد یوسفی، طنزیہ اور مزاحیہ نثر کے نمایاں نام ہیں جبکہ اکبر الہ آبادی، سیّد محمد جعفری، سیّد ضمیر جعفری، دلاور فگار، انور مسعود، اُردو شاعری میں طنز و مزاح کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔

آج کی افراتفری اور مشینی زندگی میں چند لمحوں کے لئے کسی کو ہنسانا کارِ ثواب ہے اور جو یہ کام کرتا ہے یقیناً لائقِ تحسین ہے معاشرے میں موجود بے اعتدالیوں اور کج رویوں کو اعتدال میں لانے کے لئے مزاح نگار جو طرزِ عمل اختیار کرتا ہے وہ معاشرے کے دُکھ درد کے لئے مرہم بھی ہے اور تریاق بھی ہے۔

محمد اصغر میرپوری کا زیرِ نظر مجموعۂ کلام ان کی طنزیہ اور مزاحیہ شاعری پر مشتمل ہے۔ ان کے کلام کو پڑھنے کے بعد نہ تو دِل دُکھتا ہے اور نہ قاری قہقہے لگاتا ہے بلکہ صرف پڑھتے پڑھتے زیرِ لب مسکرانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اُن کی ایک نظم ''مُرغیاں چُرانی چھوڑ دی ہیں'' کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں:

وہ شاعر کم مگر مداری بہت ہے
سستی شہرت کا پجاری بہت ہے
کافی اشعار چُرائے ہیں اُس نے
اُس کی شاعری اُدھاری بہت ہے
لوگوں کی مُرغیاں چُرانی چھوڑ دی ہیں
میرے لئے سبزی کی ترکاری بہت ہے

ایک اور نظم ''محبت کی بیماری'' کے یہ اشعار بھی ملاحظہ ہوں:

اک چیز بڑی پیاری ملی ہے
ہمیں محبت کی بیماری ملی ہے
جس زندگی کو سمجھے تھے اپنا
وہ بھی ہمیں اُدھاری ملی ہے

ایک اور نظم کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں:

جس بہو کے پاس ساس ہے
اسے خوشی کب راس ہے
جو کسی کا گھر داماد ہے
سب کچھ اُس کے پاس ہے
جو منگیتر بن کے آیا ہے
اس کے مقدر میں یاس ہے

اگرچہ زیرِ نظر مجموعہ کلام اصغر میر پوری کا پہلا مزاحیہ شعری مجموعہ ہے لیکن ان کے اشعار میں طنز کی کاٹ بھرپور ہے اور مزاح کی چاشنی بھی خوب ہے۔آ گے چل کر یقیناً اُن کے مزاح میں مزید نکھار پیدا ہوگا اور ان کا کلام متنوع موضوعات اور رنگینیٔ بیان کے باعث قبولِ عام حاصل کرتا رہے گا۔

پروفیسر منیر احمد یزدانی
شعبۂ اُردو
گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میر پور آزاد کشمیر
نگرانِ اعلیٰ:کُل پاکستان بزمِ فکر ونظر

یکم مئی ۲۰۱۲ء

انتساب

اظہر۔ظہیر۔یسر۔ظفر۔ضمیر۔مظہر۔
زبیر۔ثاقب کے نام جن سے مجھے بے
حد پیار ملا اور میرے دل میں بھی اُن
کے لیے پیار بھرا ہے جس کا میں کُھلے
الفاظ میں کبھی ذکر نہ کر سکا

پیش لفظ

اللہ کے فضل و کرم سے اور دوستوں کی دُعاؤں سے یہ میرا دوسرا شعری مجموعہ ہے جس میں صرف طنز و مزاح ہے اور میں یہاں اس بات کا بھی انکشاف کردوں کہ میں نے پہلے طنز و مزاح سے اپنے سخن کا آغاز کیا مگر دھیرے دھیرے ساتھ کچھ نہ کچھ سنجیدہ بھی لکھتا رہتا اس طرح دیکھتے ہی دیکھتے میرے پاس ایک خزانہ جمع ہو گیا پھر میں نے اُنھیں چھپوانے کا سوچتا پھر ملتوی کر دیتا۔ آخر 2010 میں ہمت کر ہی ڈالی اور دردِ جدائی چھپوانے کے لیے بھجوادی اس نے میرا حوصلہ بڑھایا یہ کتاب بھی اُسی کڑی کا ایک حصہ ہے اور اس سے میری کافی امیدیں وابستہ ہیں کیونکہ کسی کو ہنسانا بڑا مشکل کام ہے جو ہر شاعر کے بس کی بات نہیں۔ اب فیصلہ آپ لوگ کریں گے کہ میں اس بات میں کہاں تک کامیاب رہا۔

اِن دنوں مزاحیہ شاعری ریڈیو۔ ٹی وی پر سُنانا بڑا مشکل ہو گیا ہے کیونکہ دنیا اتنی تنگ نظر ہو گئی ہے کہ وہ ہر بات اپنے آپ پر چسپاں کرنے لگتے ہیں اسی کے باعث میرے خلاف کچھ حاسدوں نے محاذ آرائی شروع کی ہوئی ہے اور مجھے غیر قانونی حربوں سے تنگ کرتے ہیں یہ سلسلہ پچھلے تین سال سے جاری ہے مگر مجھے اس بات کی کوئی فکر نہیں میرے ذہن میں یہ شعر آتا ہے تو پھر صبر کر لیتا ہوں۔

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اُڑانے کے لئے

ایک دفعہ مولانا شورش کاشمیری کی ایک تقریر سنی تھی وہ ذکر کر رہے تھے کہ کیسے کیسے طریقوں سے اُنہیں تنگ کیا گیا میں سوچا کرتا کیا دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں یقین نہیں آتا تھا وہی بات جب میرے ساتھ پیش آئی تو علم ہوا کہ واقعی ایسے لوگ موجود ہیں

جو اپنی سوچیں دوسروں پر مسلّط کرنا چاہتے ہیں۔ بات سیاسی ہو، ادبی ہو یا مذہبی میں کسی بات میں کسی سے سمجھوتہ نہیں کرتا ہاں اگر اُن کی دلیل قوی ہے تو پھر قبول۔ مگر آپ زبردستی کسی کو مجبور کر کے اُس کے افکار نہیں بدل سکتے۔

کچھ چیزیں میں نے خاص کر کے چمچوں اور لوٹوں کے بارے میں لکھی ہیں جو مجھے اچھی نہیں لگتیں مگر مجھ سے رہا نہ گیا کیونکہ یہ لوگ ہمارے معاشرے کو خراب کر رہے ہیں۔ اِن لوگوں کی اپنی زندگی میں کچھ نہیں یہ لوگ دوسرے کی کامیابی برداشت نہیں کر سکتے اللہ رب العزت ایسے لوگوں کو ہدایت دے۔

آخر میں میرے خاص دوست عمران و کامران کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو انہوں نے اس کتاب کی تیاری میں میرا ہاتھ بٹایا۔

آپ کی دُعاؤں کا طالب

محمد اصغر میرپوری

نہ ریڈیو ٹی وی پہ آنے کی تمنا نہ شہرت کی چاہت
خُدا کی مخلوق میں خوشیاں بانٹنے سے ملتی ہے راحت

کالا دھن

اتنا کالا دھن ہے کہ سنبھال نہیں سکتا
اسے بینک میں بھی ڈال نہیں سکتا

ہر ماہ جُھوٹے بہانوں کا سہارا لے کر
زیادہ دیر ٹیکس والوں کو ٹال نہیں سکتا

پہلے ہی کتنے غیر قانونی کاموں میں ملوث ہے
اب مزید کوئی اور شوق پال نہیں سکتا

اس کے سر پہ دولت کا بُھوت طاری ہے
اتنا دھن ہے کہ اسے سنبھال نہیں سکتا

لکشمی آئی تو نیند ہوئی پرائی
یہ مصیبت کسی اور کے سر ڈال نہیں سکتا

......☆......

بڑے بڑے لوگوں سے
یاروں کی شناسائیاں بہت ہیں

بڑے بڑے لوگوں سے یاروں کی شناسائیاں بہت ہیں
اسی لئے میرے خلاف ہوتی محاذ آرائیاں بہت ہیں

خدا کے لئے تم لوگ مجھ پہ تہمتیں نہ لگاؤ
اِس کام کے لئے میری ہمسائیاں بہت ہیں

میرے رقیبوں کو بھلا حسد کیوں نہ ہو
ریڈیو پر ہم نے دُھومیں مچائیاں بہت ہیں

محبت کی دُنیا میں سنبھل کر قدم رکھنا
سُنا ہے اُن راہوں میں کھڈے کھائیاں بہت ہیں

کم لباس میں جب نظر آتی ہیں کئی بیبیاں
لگتا ہے کہ اب کپڑے کی مہنگائیاں بہت ہیں

ہم نے تو کئی محفلوں کو رونقیں بخشیں اصغر
مگر اپنے مقدر میں تنہائیاں بہت ہیں

......☆......

میرا یار

جو ہم سے لے کر اُدھار گیا ہے
جیتے جی ہمیں مار گیا ہے

جتنے گیس بجلی کے بل آئے تھے
اُن میں سے ایک بھی نہ اُتار گیا ہے

وہ پت جھڑ میں بہت یاد آتا ہے مجھے
جو لے کر ساتھ بہار گیا ہے

یہاں کہیں ہوتا تو ڈھونڈ لیتا اسے
سُنا ہے وہ سات سمندر پار گیا ہے

وہ کہتا تھا جلد لوٹ آؤں گا
مگر لگتا ہے وہ گپ مار گیا ہے

بڑے اُداس ہیں میرے شام و سحر
جس دن سے میرا یار گیا ہے

......☆......

مرگئی خالہ شیطان کی

میں نے اُس کے حُسن کی ثناء یُوں بیان کی
جسے سُن کر مر گئی خالہ شیطان کی

اپنے بھائی کا حق مارنے میں بڑا ماہر ہے
میں کیا مثال دوں اِس دور کے انسان کی

حسینوں کے دلوں کے ساتھ دولت بھی چُرا لیں
یہ خوبیاں ہیں پندرھویں صدی کے نوجوان کی

کرکٹ اور جنگوں کے سِوا کچھ نہ دیا قوم کو
کیا بات ہے ہمارے پاکستان و ہندوستان کی

جو ایڈ دے کر ہم سے ارض پاک مانگیں اصغر
ہمارے ملک کو ضرورت نہیں ایسے احسان کی

......☆......

پریشانی نہیں جاتی

کئی دنوں سے میری پریشانی نہیں جاتی
ایسی حجامت ہوئی کہ شکل ہی پہچانی نہیں جاتی

پہلے ہی عشق میں ایسے دانت کھٹے ہوئے
دوبارہ کسی سے پیار کرنے کی ٹھانی نہیں جاتی

حسین لوگ تو دل لے کے مُکر جاتے ہیں
غریب عاشقوں کی سچ بات بھی مانی نہیں جاتی

محبت میں کئی بار دھوکے کھانے کے بعد بھی
نہ جانے کیوں ہماری یہ نادانی نہیں جاتی

اصغرؔ بھی اپنے خیالات صفحۂ قرطاس پہ لا سکتا ہے
یہ دیکھ کر میرے دوستوں کی پریشانی نہیں جاتی

......☆......

آنسو

کسی کی یاد میں نکل آئے ہمارے آنسو
ہم نے چکھے تو لگے بڑے کھارے آنسو

وقتِ رُخصت جو اُس نے پوچھا رونے کا سبب
کہا یہ تو بہ رہے ہیں خوشی کے مارے آنسو

رات بھر تیری یاد نے مجھے سونے نہ دیا
اب خاک نکلیں گے یہ نیند کے مارے آنسو

جب سے پینے لگا ہوں تیری آنکھوں کے جام
تب سے بیٹھے رہتے ہیں آنکھ کنارے آنسو

یہ اپنی ہمت تھی کہ اُس بھنور سے نکل آئے
ورنہ ہمیں لے ڈوبتے اس کے دو دھارے آنسو

کسی پتھر دل کو بھی موم کر سکتے ہیں اصغر
معاشرے کی ستائی ہوئی عورت کے پیارے آنسو

......☆......

پیار کی عمارت

جس پیار کی کچی عمارت ہوتی ہے
اس گھر میں روز مہا بھارت ہوتی ہے

کئی لوگوں کے تن تو اُجلے ہوتے ہیں
من میں رتی بھر نہ طہارت ہوتی ہے

محبت کے میدان میں وہی لوگ آتے ہیں
جنہیں اس کھیل میں مہارت ہوتی ہے

دُنیا والوں سے اپنا آپ بچانا پڑتا ہے
یہاں بہت کم لوگوں میں شرافت ہوتی ہے

خدا محفوظ رکھے حاسد لوگوں سے اُنہیں
جن کے خلاف روز نئی شرارت ہوتی ہے

......☆......

Thank You for previewing this eBook

You can read the full version of this eBook in different formats:

- HTML (Free /Available to everyone)
- PDF / TXT (Available to V.I.P. members. Free Standard members can access up to 5 PDF/TXT eBooks per month each month)
- Epub & Mobipocket (Exclusive to V.I.P. members)

To download this full book, simply select the format you desire below

Free-Ebooks.net